

قبل از اسلام یهودی خاندانی نظام

Pre-Islamic Jewish Family System

Ghulam Abbas

PhD Scholar Islamic Studies,

Department of Islamic Studies & Arabic

Gomal University Dera Ismail Khan, KPK, Pakistan

Email: gamudassir@gmail.com

Dr. Maqsood Ur Rehman

Imam-o- Khateeb Jamia Masjid Ahsan-e- Noor

Shah Latif Town Karachi, Sindh, Pakistan

Email: maqsoodrehman@125gmail.com

Khan Zaman

PhD Scholar Islamic Studies, Department of Islamic Studies & Arabic

Gomal University Dera Ismail Khan, KPK, Pakistan

Email: hafizkhanzaman@gmail.com

Abstract

This article examines the religious and social foundations of family as a primary social structure to Jewish life. The family was the most basic mode of organization of Jewish society. It was also central in legal, economic and personal negotiations, playing an important role in the determination of marriage, education, professional choices and other opportunities.

According to religious routine, Jewish men were imagined to be the head of the household. They were placed in this role by God to lead their wives and children and ensure they led pious lives. In order to do this, men were also supposed to spend most of their time studying the Torah and other religious texts in order to live lawfully. The Torah taught women to be dutiful and obedient to their husbands. Fathers made the decisions for the family in Judaism. The father was expected choose a daughter's husband, along with the help of a shadkhen, or matchmaker. A father's duty was not to support his family, but to rule over his wife and children and commanded their respect. Jewish mothers were responsible for a number of tasks. They had work inside and outside of the home.

Children were brought up learning about the values and practices of traditional Jewish society within their homes. However, boys and girls from poor or unstable families often had less time to devote to Judaism. Families struggled to raise their sons to become religiously dutiful and learned men. To achieve this, boys were taught the sacred texts of Judaism. For boys of prosperous backgrounds, instruction came from a tutor, while boys from less in luck families were taught in a communal school (Talmud Torah). After years of study, boys of the family were expected to fulfil their worldly requirements. This meant inheriting a parental business or achieving an advantageous marriage. For daughters, life revolved around learning how to become a good wife and mother and spent much of their

time at home, helping their mothers keep the household. Daughters were expected to learn all about wifely duties from their mothers in preparation to be a good wife in the future.

Keywords: Family, Jewish Society, Marriage, Education, Men, Women, Father, Mother, Children, Boys, Girls, Talmud and Torah

یہودی خاندانی نظام کے اجزاء و عناصر

یہودیت میں بھی خاندان معاشرے کی پہلی اکائی ہے۔ تورات میں یہودی خاندان کے حقوق و فرائض کا حکم ملتا ہے۔ یہودی خاندانی نظام زوجین، اولاد اور والدین وغیرہ پر مشتمل ہے۔ یہودی خاندانی نظام کی شہادت قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَٰئِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا
وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَاتُوا الزَّكَاةَ¹

"اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے اور ماں باپ اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں سے احسان کرو گے اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔"

اللہ پاک نے اپنی عبادت، ذات و صفات کے ساتھ ساتھ بنی اسرائیل سے والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور لوگوں سے حسن سلوک کرنے کا وعدہ بھی لیا تھا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ خاندانی مراسم کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لیے شرعی احکام تمام الہامی کتب میں موجود ہیں۔ یہودیوں کی مقدس کتاب احبار میں حرمت کے اعتبار سے جن قرابت داروں اور خاندانی عناصر کا تذکرہ کیا گیا ہے ان میں والدین، زوجین، سگے یا سوتیلے بہن بھائی، سوتیلی ماں، پوتا پوتی، نواسا نواسی، پھوپھی، خالہ، چچا چچی اور ساس وغیرہ شامل ہیں۔²

یہودی خاندانی نظام میں شادی کا مقصد

تورات میں شادی کا مقصد افزائش نسل میں اضافہ کر کے یہودی مذہب کے پیروکاروں کی تعداد میں اضافہ کرنا اور یہودی قوم کے لئے قوت و غلبے کے بل بوتے پر ایک الگ مملکت کا حصول بتایا گیا ہے۔ جیسا کہ پیدائش میں ہے:

"قادر مطلق خدا تجھے برکت دے، تجھے عزت دے اور تیرے گھر والوں کی تعداد اتنا بڑھائے کہ ایک قوم وجود میں آجائے۔ وہ تجھے اور تیری نسل کو ابراہام جیسی برکت دے تاکہ تو اس ملک کو جہاں تو اس وقت بطور پردیسی رہتا ہے اور جسے خداوند نے ابراہام کو دیا تھا، اپنے قبضہ میں لے آئے۔"³

تورات میں مرد و عورت کی شادی کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اسے میاں بیوی کے درمیان مضبوط بندھن تصور کیا جاتا ہے۔

"اس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا اور اپنی جورو سے ملارہے گا اور وہ ایک تن ہوں گے۔"⁴

علاوہ ازیں اگر کوئی مرد شادی نہ کرے تو یہود کی مقدس کتاب تالمود کے مطابق وہ ایک نامکمل مرد سمجھا جاتا ہے۔ اس کے پاس خوشی، برکت اور نیکی نہیں ہوتی۔⁵ یہودی مذہب کی کتاب یرمیاہ میں ہے کہ بیٹے اور بیٹیاں پیدا کرنے کے لیے شادی کرو۔ پھر بیٹوں کے لیے بیویاں اور بیٹیوں کے لیے شوہر تلاش کرو تاکہ وہ بھی بیٹے اور بیٹیاں پیدا کر سکیں۔⁶

یہودی خاندانوں میں منگنی کا تصور

یہودیت میں شادی دو مرحلوں پر مشتمل ہوتی تھی ایک اعلان شادی (منگنی) تاکہ لوگوں کو پتا چل جائے کہ ان کی آپس میں شادی ہونے والی ہے۔ اور دوسرا مرحلہ شادی کا ہوتا تھا۔ پھر ان کے ہاں منگنی مختلف طریقوں سے ہوتی تھی۔ ایک طریقہ یہ تھا کہ منگنی کے طور پر لڑکی کو کچھ رقم دی جاتی تھی۔ یہ اس بات کی علامت ہوتی تھی کہ ان دولڑکی اور لڑکے کے درمیان منگنی ہو گئی ہے۔ یہ دونوں قانونی طور پر ایک دوسرے کے منگیترا بن گئے ہیں۔ ایسی منگنیوں میں رقم کی بجائے زیادہ تر سونے کے زیورات وغیرہ دیے جاتے تھے۔ یہ منگنی کی علامت سمجھی جاتی تھی۔ تلوین میں ہے:

"میں نے پوچھا: تو کس کی بیٹی ہے؟ اس نے کہا: میں بیتوایل بن نحور کی بیٹی ہوں اور اس کی ماں کا نام مکاہ ہے۔ تب میں نے اس کی ناک میں نتھ اور اس کے ہاتھوں میں کنگن پہنائے اور میں نے جھک کر خداوند کو سجدہ کیا۔ میں نے خداوند اپنے آقا ابرہام کے خدا کی تعجید کی جس نے مجھے صحیح راہ پر چلایا کہ اپنے آقا کے بھائی کی بیٹی کو اس کے بیٹے کے لیے لے جاؤں۔"⁷

منگنی کا دوسرا طریقہ بیوی کے گھر والوں کی خدمت کرنے کا ہے۔ مقررہ وقت تک خدمت کر کے لڑکی خدمت گزار کو بیاہ دی جاتی تھی۔ جیسا کہ تلوین میں ہے:

"تب لابن نے یعقوب سے کہا اس لیے کہ تو میرا بھائی ہے۔ کیا تو مفت میں میری خدمت کرے گا؟ سو مجھے بتا کہ تیری اجرت کیا ہوگی؟ اور لابن کی دو بیٹیاں تھیں۔ بڑی کا نام لیاہ اور چھوٹی کا نام راحیل تھا۔ لیاہ کی آنکھیں کمزور تھیں پر راحیل

خوبصورت اور خوش شکل تھی۔ اور یعقوب راحیل پر فریفتہ تھا۔ سو اس نے کہا کہ تیری چھوٹی بیٹی راحیل کے لیے میں سات برس تیری خدمت کروں گا۔ لابن بولا: اس کی نسبت کہ میں کسی اور کو دوں، یہ بہتر ہے کہ تجھے دوں۔ سو تو میرے ہاں رہ۔ چنانچہ یعقوب سات برس تک راحیل کے لیے خدمت کرتا رہا۔⁸

مگنی کا تیسرا طریقہ جو بہت کم پایا جاتا تھا اس میں یہ تھا کہ لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے سے جنسی ملاپ کر لیتے تھے اور یہ عمل ان کی مگنی کا شمار ہوتا تھا۔ جیسا کہ خروج میں ہے:

"اگر کوئی ایک چھو کری کو جو اس کی مگنیتز نہیں دم دے کے اس سے مباشرت کرے وہ البتہ اسے مہر دے کر اس سے نکاح کرے اگر اس کا باپ راضی نہ ہو کہ اسے اس کو دے تو وہ کنواریوں کے مہر کے موافق اسے نقدی دے۔"⁹

مندرجہ بالا طریقوں میں سے مقبول ترین مگنی کا طریقہ کار پہلا ہی سمجھا جاتا تھا۔ باقی دونوں طریقے نامقبول یا بہت کم ہی مقبول سمجھے جاتے تھے۔ مگنی کے بعد یہودیت میں شادی کا مرحلہ ہوتا تھا۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

یہودیوں کی شادی کا مختصر آخاکہ

یہودیوں میں شادی کا طریقہ سادہ اور دلچسپ تھا۔ مگنی کا اعلان شادی سے پہلے کر دیا جاتا تھا۔ شادی کے روز روزہ رکھنا ایک پسندیدہ عمل سمجھا جاتا۔ رسم شادی دن سہ پہر ادا کی جاتی۔ اس رسم کو ادا کرنے کے لیے ریشمی کپڑے کے شامیانے کو بطور عمارت شادی استعمال کیا جاتا۔ دولہا دلہن کے ہمراہ اس میں آتا۔ ربی ایک گلاس شراب لے کر زوجین کے حق میں دعا کر کے انہیں پیش کرتا۔ جسے دولہا اور دلہن چکھتے۔ اس کے بعد دولہا دلہن کی انگلی میں انگوٹھی پہناتے ہوئے عبرانی زبان میں کہتا۔ "دیکھو تم اس انگلی کے ذریعے سیدنا موسیٰ اور اسرائیل کی رسوم کے مطابق میرے ساتھ منسوب ہو چکی ہو۔" اس کے بعد شادی کے عہد نامے کو ربی آرامی زبان میں با آواز بلند پڑھتا۔ اس کے بعد ایک اور گلاس میں شراب لے کر زوجین کے حق میں دعا کرتا اور دولہا اور دلہن کو یہ گلاس پیش کرتا۔ جسے دونوں میاں بیوی چکھ لیتے۔ خالی گلاس فرش پر رکھ دیا جاتا جسے دولہا توڑ دیتا۔ حاضرین "میزل تاو" یعنی خوش قسمت چلاتے۔ شادی کی یہ تمام رسمیں غیر مذہبی تھیں۔¹⁰

یہودی خاندانوں میں تعدد ازدواج کی روایات

یہودیت میں تعدد ازدواج کا رواج بہت زیادہ تھا اور اس کی شریعت یہود میں کوئی حد مقرر نہیں تھی۔ ایک مرد جتنی چاہتا شادیاں کر سکتا تھا۔ تورات میں ایک سے زیادہ شادیوں کا تذکرہ موجود ہے۔ قابیل کے بیٹے لمک کی دو

بیویاں تھیں۔ ایک کا نام عدہ اور دوسری کا ضلہ تھا۔¹¹ حضرت ابراہیمؑ کی تین بیویاں تھیں۔ جن کا نام سارہ، ہاجرہ اور قطورہ تھا۔¹² حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی ہزار بیویاں تھیں ان میں سات سو مہر والی اور تین سو باندیاں تھیں۔¹³

یہودی خاندانوں میں حق مہر کا تصور

دیگر الہامی مذاہب کی طرح یہودیوں کے ہاں بھی عورت کے مہر کا تصور ملتا ہے۔ لیکن یہودیوں کے قانون میں مہر کو عورت کا معاشی حق نہیں سمجھا جاتا اس لیے اسے اتنی اہمیت بھی نہیں دی جاتی۔ تورات میں اس کا مختصر تذکرہ پایا جاتا ہے۔

"اگر کوئی ایک چھو کری کو جو اس کی منگیتر نہیں دم دے کے اس سے مباشرت کرے وہ اسے مہر دے کے اس سے نکاح کرے اگر اس کا باپ ہر گز راضی نہ ہو کہ اسے اس کو دے تو وہ کنواریوں کے مہر کے موافق نقدی دے۔"¹⁴

کتب مقدس میں ایک دوسرے مقام پر اس حق مہر کی مقدار کا تعین بھی کیا گیا ہے کہ حق مہر چاندی کے پچاس مثقال کے برابر ہے۔ اور یہ مہر لڑکی کی بجائے اس کے والد کو دینے کا حکم پایا جاتا ہے۔

"اگر کوئی آدمی کنواری لڑکی کو پائے جو کسی کی منگیتر نہ ہو اور اسے پکڑے اس سے ہم بستر ہو اور وہ پکڑے جائیں۔ تو وہ مرد جو اس کے ساتھ ہم بستر ہوا، لڑکی کے باپ کو پچاس مثقال روپا دے اور وہ اس کی جو روہو۔ کیوں کہ اس نے اسے رسوا کیا اور اسے اپنی زندگی بھر طلاق نہ دے۔"¹⁵

یہودی خاندان میں محرمات کا تصور

تورات کی مقدس کتاب احبار کے مطابق جن عورتوں سے نکاح کرنا ایک یہودی کے لیے ممنوع ہے، ان میں سگی ماں سے نکاح کرنا بھی جائز نہیں۔¹⁶ ان کی مقدس کتاب استثناء میں سگی ماں کی طرح سوتیلی ماں سے نکاح کرنے کی بھی ممانعت پائی جاتی ہے۔¹⁷ اسی کتاب استثناء کے باب ستائیس میں باپ کی منکوحہ سے زنا کرنے والے پر لعنت کی گئی ہے اور لعنت کے جواب میں لوگوں کو امین کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔¹⁸ ماں کی طرح بہن سے نکاح کرنا بھی یہودیت میں حرام ہے۔ جیسا کہ تورات میں ہے کہ:

"جو بہن کے ساتھ جو اپنی ماں یا اپنے باپ کی بیٹی ہو ہم بستر ہو اس پر لعنت۔ سب جماعت کہے آمین۔"¹⁹

اسی موضوع کو تورات میں ایک اور مقام پر اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

"تو اپنی بہن کی برہنگی یا اپنے باپ کی بیٹی یا اپنی ماں کی بیٹی کی برہنگی خواہ وہ گھر میں پیدا ہوئی ہو یا اور کہیں ظاہر نہ کر۔" ²⁰

یہودیت میں پوتی اور نواسی سے شادی کرنے کی بھی ممانعت ہے۔ ²¹ تورات میں ساس یعنی بیوی کی ماں سے بھی نکاح کرنا حرام اور قابل لعنت ٹھہرایا گیا ہے اور اس لعنت پر سب لوگوں کی جماعت کو آمین کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ²² پھوپھی ²³ یعنی باپ کی بہن سے بھی یہودی شریعت میں نکاح کرنا جائز نہیں تھا۔ پھوپھی کی طرح خالہ ²⁴ یعنی ماں کی بہن سے نکاح کی بھی ممانعت تھی۔ خالہ اور پھوپھی کی طرح چچی یا تائی ²⁵ یعنی چچا کی بیوی سے نکاح کرنا بھی جائز نہیں تھا۔ بیٹی کی بیوی یعنی بہو ²⁶ سے بیاہ کرنا یہودی ازدواجی قانون کے مطابق منع تھا۔ یہودیت میں ایک بھائی دوسرے زندہ بھائی کی بیوی ²⁷ سے شادی نہیں کر سکتا تھا۔

اس کے برعکس اگر کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تھا تو وہ یہودی قانون کے مطابق اپنے شوہر کے بھائی سے نکاح کرتی تھی اور اس نئے نکاح سے ہونے والا پہلا بچہ بھی اس کا نہیں بلکہ اس کے فوت شدہ بھائی کا شمار ہوتا تھا۔ اگر اس کے خاوند کا بھائی نکاح کرنے سے انکار کر دیتا تو پھر اسے اس بات پر مجبور کیا جاتا تھا اور اگر وہ پھر بھی نہ مانتا تو اس کو عمر بھر ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ استثناء کے مطابق نسل یہود کو بڑھانے اور برقرار رکھنے کے پیش نظر کوئی مرد لاؤلد فوت ہو جائے تو مذکورہ بالا قانون تبدیل ہو جاتا تھا۔ اس صورت میں بھائی کی وفات کے بعد بھابھی سے نکاح کی اجازت تھی۔

"اگر کئی بھائی اکٹھے رہتے ہوں اور ایک اُن میں سے لاؤلد مر جائے تو اس کی جو رو کا بیاہ کسی اجنبی سے نہ کیا جائے۔ بلکہ اس کے شوہر کا بھائی اس سے خلوت کرے اور اسے اپنی جو رو کر لے۔ اور بھابھ کا حق اسے ادا کرے۔ اور اس کا پلوٹھا جو اس سے پیدا ہو تو اس کے مرحوم بھائی کے نام پر قائم ہو گا تاکہ اس کا نام اسرائیل میں سے مٹ نہ جائے۔ اگر وہ مرد اپنے بھائی کی جو رو لینا نہ چاہے تو اس مرحوم بھائی کی جو رو دروازے پر بزرگوں کے پاس جائے اور کہے کہ میرے شوہر کے بھائی نے اسرائیل میں اپنے بھائی کا نام بحال رکھنے سے انکار کیا اور بھابھ کا حق ادا کرنا قبول نہیں کیا۔ تب اس شہر کے بزرگ اس مرد کو طلب کریں اور اس سے گفتگو کریں۔ اگر وہ اس بات پر قائم رہے اور کہے کہ میں اسے لینا نہیں چاہتا تو اس کے بھائی کی جو رو بزرگوں کے سامنے اس کے نزدیک آئے اور اس کے پاؤں سے جوتی نکالے اور اس کے منہ

پر تھوک دے اور کہے جو اپنے بھائی کا گھر نہ بنائے یہی کیا جائے گا۔²⁸

یہودی شریعت میں ماں بیٹی یا ماں نواسی یا پوتی کو نکاح میں جمع کرنا²⁹ ایک بے حیائی کا عمل قرار دیا گیا ہے۔ اگرچہ حضرت یعقوبؑ کے زمانے میں اجتماعِ اختین جائز تھا مگر تورات میں اسے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ احبار میں ہے:

"اور تو کسی عورت کو اس کی بہن سمیت جو رومت کرتا کہ تو اس کی برہنگی ظاہر کرے

پہلی کے جیتے جی یہ اس کا جلانا ہے۔"³⁰

تورات میں غیر یہودی عورت سے نکاح کرنے، اس کے بیٹے کو اپنی بیٹی دینے یا اپنے بیٹے کے لیے اس کی بیٹی لینے سے بھی منع کیا گیا ہے۔³¹ نیز بنی اسرائیل میں سے اگر کوئی یہودی غیر اسرائیلی عورت سے شادی کرے تو یہودی شریعت کے مطابق وہ یہودی نہیں رہتا اور وہ یہودیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ تورات میں ہے کہ:

"یہوداہ نے بے وفائی کی۔ اسرائیل اور یروشلیم میں نفرت انگیز کام ہوا ہے۔ یہوداہ

نے ایک غیر معبود کی بیٹی کو بیاہ کر اس مقدس کو جو خداوند کو عزیز ہے بے حرمت

کیا۔" خداوند ایسا کرنے والے کو خواہ وہ کوئی کیوں نہ ہو یعقوبؑ کے خیموں سے خارج

کر دے۔ چاہے وہ خداوند کے لیے نذرانے ہی کیوں نہ لاتا ہو۔"³²

غیر یہودن سے شادی کرنا ایک گناہ کا کام قرار دیا گیا ہے۔ تورات میں ہے کہ اگر کسی نے ایسا عمل کیا ہے تو وہ اپنے آپ کو غیر اسرائیلی بیوی اور غیر اقوام سے الگ کر لے۔³³ یہودیت نے اگرچہ غیر یہودن سے نکاح کو گناہ قرار دیا ہے۔ اس لیے اس گناہ سے بچنے کا کفارہ تورات میں ایک مینڈھے کی قربانی اور غیر یہودن بیوی کی طلاق کو قرار دیا ہے۔³⁴ یہودیت میں زیادہ تر شادیاں یہودیوں (یہودی مرد اور یہودی عورت) کے درمیان ہی ہوتی ہیں کیوں کہ غیر یہودی عورت سے پیدا ہونے والا بچہ یہودی نہیں سمجھا جاتا اگرچہ اس کا باپ یہودی ہی ہو۔

یہودیت میں شادی اور خاندانی وراثت کا تصور

یہودیت میں ایک قبیلے سے دوسرے قبیلے میں شادی کرنا جائز نہیں تھا۔ اسی طرح یہ قانون وراثت قائم ہو گیا کہ کوئی مرد یا عورت دوسرے قبیلے میں شادی نہ کرے تاکہ ان کو خداوند کی طرف سے عطا کی گئی ارض مقدس کم نہ ہونے پائے۔ تورات میں ہے کہ:

"بنی اسرائیل میں میراث ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ میں جانے نہ پائے اور ہر

اسرائیلی اپنا ملک جسے اس نے اپنے باپ دادا سے میراث میں پایا ہے اپنے ہی قبضہ میں

رکھے۔ ہر بیٹی جو بنی اسرائیل کے کسی قبیلہ میں میراث پاتی ہے وہ اپنے آبائی قبیلہ کے فرقوں میں ہی بیاہی جائے تاکہ ہر اسرائیلی اپنے باپ دادا کی میراث پر قابض رہے۔ کوئی میراث ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ میں جانے نہ پائے بلکہ ہر اسرائیلی قبیلہ اپنی اپنی میراث اپنے قبضہ میں رکھے۔ چنانچہ صلاخاد کی بیٹیوں نے جیسا خداوند نے موسیٰ کو حکم دیا تھا ویسا ہی کیا۔ لہذا صلاخاد کی بیٹیاں محلاہ، ترضاہ، حجلہ، ملاہ، اور نوحاہ اپنے پیچھے بھائیوں کے ساتھ بیاہی گئیں۔ یعنی وہ یوسف کے بیٹے منسی کی نسل کے خاندانوں میں بیاہی گئیں اور ان کی میراث ان کے آبائی خاندان اور قبیلہ میں ہی قائم رہی۔³⁵

طلاق کی ممانعت

یہودیت میں طلاق کو ایک انتہائی ناپسندیدہ عمل بیان کیا گیا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کا ناپسندیدہ عمل بتاتے ہوئے اس سے بچنے کی تورات میں تاکید ہے اور اسے ظلم کہا گیا ہے۔

"پس تم اپنے نفس سے خبردار رہو اور کوئی اپنی جوانی کی بیوی کے ساتھ بے وفائی نہ کرے۔ اسرائیل کا خدا کہتا ہے کہ مجھے طلاق سے نفرت ہے اور اس آدمی سے بھی مجھے نفرت ہے جس کا اوڑھنا بچھونا ہی ظلم ہے۔ پس اپنے نفس سے خبردار ہو اور بے وفائی نہ کرو۔"³⁶

مطلقہ سے شادی کی ممانعت

یہودی شریعت میں جب عورت کی ایک مرتبہ شادی ہو جاتی ہے تو پھر طلاق یا بیوگی کی صورت میں وہ دوبارہ شادی نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی کسی مرد کو اس سے شادی کرنے کی اجازت ہے۔³⁷ اسی طرح کتاب مقدس میں مختلف مقامات پر یہودی مرد کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی قوم کی کسی کنواری عورت سے شادی کرے۔ کسی مطلقہ عورت سے نکاح نہ کرے۔ مطلقہ سے ہونے والی اولاد تورات کے مطابق نجس ہوتی ہے۔³⁸

مطلقہ کی نحوست قحط اور زانیہ کی سزا طلاق

تورات میں مطلقہ سے دوبارہ شادی کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے اور اسے منحوس کہا گیا ہے۔ اس کی نحوست کی وجہ سے ہی خداوند برسات روک لیتا ہے۔ زمین پر خشک سالی مسلط ہو جاتی ہے۔³⁹ البتہ تورات میں شادی شدہ زانیہ کے متعلق طلاق کا حکم ہے۔ یہودیت میں زنا کو بہت بڑی برائی تصور کیا جاتا ہے۔ طلاق جیسی ناپسندیدہ چیز کو زانیہ پر خداوند نے بطور سزا لاگو کرنے کا حکم دیا ہے کیوں کہ زانیہ نے خاندان اور مملکت اسرائیل کو ناپاک کر دیا ہے۔⁴⁰

زوجین کے حقوق و فرائض

یہودیت میں اہل خاندان کے حقوق و فرائض کا مختصر تذکرہ موجود ہے۔ زوجین کو زندگی گزارنے کے لیے ایک دوسرے کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے انہیں شریک حیات کہا جاتا ہے۔ بائبل میں مذکور ہے کہ زوجین والدین کو چھوڑ کر یک جان ہو جاتے ہیں۔⁴¹ تورات میں ہے کہ خداوند نے اپنے پیغمبر ہوسیع کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی سے محبت کرے اور اسے فحاشی و زنا کاری ترک کرنے کی ہدایت کرے۔ اسے گمراہی اور بے حیائی کے کاموں سے روکے۔⁴²

اس کے علاوہ تورات میں عورت کو محکوم اور مرد کو اس پر حاکم قرار دیا گیا ہے۔⁴³ بیوی ہر حال میں شوہر کی اطاعت گزار رہے۔ حتیٰ کہ شوہر کی مرضی کے بغیر عبادت بھی نہ کرنے کا حکم ہے۔⁴⁴ ایک عجیب بات یہ ہے کہ یہودی عورت کی شادی سے پہلے اس کی کمائی کا مالک اس کا باپ ہوتا ہے اور شادی کے بعد اس کی کمائی کا مالک اس کا شوہر ہوتا ہے۔ وہ خود اپنی کمائی کی مالکہ زندگی بھر نہیں بن سکتی۔ دانا اور بیوقوف عورت کے متعلق تورات میں ہے کہ دانا اپنے گھر بار کو سنوارنے میں لگی رہتی ہے جبکہ نادان اپنی غفلت اور لاپرواہی سے اپنے گھر کو اجاڑنے کا باعث بنتی ہے۔⁴⁵ تورات کی نظر میں بہترین بیوی وہ ہے جو گھریلو معیشت کو سنبھالے اور گھریلو انتظامات احسن طریقے سے نمٹائے:

"وہ اون اور کتان جمع کرتی ہے اور نہایت شوق سے اپنے ہاتھوں سے کام کرتی ہے۔ وہ سوداگروں کے جہازوں کی مانند اپنی خوراک دور سے لے آتی ہے۔ ابھی اندھیرا ہی ہوتا ہے کہ وہ اٹھ جاتی ہے اور اپنے خاندان کو کھانا کھلاتی ہے اور اپنی خادماؤں کو کام بانٹتی ہے۔ وہ کسی کھیت کے بارے میں سوچتی ہے تو اسے خرید لیتی ہے اور اپنی آمدنی سے تانستان لگاتی ہے۔ وہ کمر باندھ کر اپنے کام کاج میں لگ جاتی ہے۔ اس کے بازو اس کے کاموں کے لیے مضبوط ہوتے ہیں۔ وہ خیال رکھتی ہے کہ اس کی تجارت سودمند ہو۔ اس کا چراغ رات کو نہیں بجھتا۔ وہ اپنے ہاتھ سے سوت تیار کرتی ہے اور کپڑا بھی خود ہی بنتی ہے۔"⁴⁶

اولاد کے حقوق

تورات میں یہودی مذہب نے والدین پر اولاد کے جو فرائض بیان کیے ہیں ان میں ایک بچے کے پیدا ہونے کے آٹھویں روز یہودیت میں بچے کا ختنہ کرنے کا حکم ہے۔ جیسا کہ تورات میں ہے:

"اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو سو یہ ہے کہ تمہارے ہر مذکر کا ختنہ کیا جائے گا۔ اور تم اپنے بدن کی کھڑی کا ختنہ کرو۔ اور یہ اس عہد کا نشان ہو گا جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹھ روز کا ہو ختنہ کیا جائے گا۔ کیا گھر کا پیدا ہوا ہو کیا پردیسی سے خرید ہوا ہو جو تیری نسل نہیں۔ لازم ہے کہ تیرے خانہ زاد اور تیرے زر خرید کا ختنہ کیا جائے اور میرا عہد تمہارے جسموں میں عہد ابدی ہو گا۔ اور وہ فرزند زینہ جس کا ختنہ نہیں ہوا وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اس نے میرا عہد توڑا۔" ⁴⁷

کتاب مقدس میں بچوں کو غلط اور بے ہودہ تعلیم و تربیت دینے سے منع کیا گیا ہے۔ یعنی جادوگری، فال گری، منتر اور سحر طرازی وغیرہ سیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

"تم میں کوئی شخص ایسا نہ پایا جائے جو اپنے بیٹے یا بیٹی کو آگ کے حوالہ کر دے اور غیب دانی اور جادوگری اور فالگیری یا سحر طرازی کرتا ہو یا منتر پڑھنے والا ہو یا بدروحوں سے واسطہ رکھتا ہو یا مردوں سے مشورہ کرتا ہو۔ جو شخص ایسے کام کرتا ہے وہ خداوند کے نزدیک قابل نفرت ہے۔" ⁴⁸

یہودیت میں بیٹیوں کی پاکدامنی کا خیال رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انہیں جسم فروشی کروانے اور کسبیاں بنانے سے والدین کو روکا گیا ہے۔ ⁴⁹ اولاد کی تربیت کو مسلسل جاری رکھنے کا حکم دیتے ہوئے حکم دیا گیا ہے کہ ان کی موت کا خیال کیے بغیر ان کی تادیب کرتے رہو۔ ⁵⁰ اگر وہ نافرمان بھی ہو جائیں تو پھر بھی مایوس نہیں ہوں۔ حتیٰ کہ موت تک انسانی تربیت کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ یہودی خاندانوں میں بچوں کی تربیت کے لیے حکم ہے کہ اگر اسے سزا دینی پڑے تو اس سے بھی گریزنہ کیا جائے۔ بچوں کو نیکی کی تربیت دے کر جہنم سے بچایا جائے۔ تورات میں ہے کہ:

"لڑکے کی تربیت سے کوتاہی نہ کر کیوں کہ اگر تو اسے چھڑی سے مارے بھی تو وہ نہ مرے گا۔ اسے چھڑی سے مار اور اس کی جان کو دوزخ سے بچا۔" ⁵¹

تورات میں ہے کہ بچپن کی تربیت کا اثر زندگی بھر رہتا ہے۔ انسان بچپن سے جس کردار کا عادی ہو جاتا ہے تو وہ کردار اس کی زندگی کا جزو بن جاتا ہے۔ ⁵² ایک اور مقام پر تورات میں یہودیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بچوں سے جہالت کا خاتمہ ڈانٹ ڈپٹ اور سرزنش سے کر سکتے ہیں۔ ⁵³ تورات میں اسی موضوع کو ایک اور جگہ بیان کرتے ہوئے

کہا گیا ہے کہ صاحب علم تربیت کو ترجیح دیتا ہے جبکہ بے وقوف تربیت کے لیے کی جانے والی ڈانٹ ڈپٹ سے نفرت کرتا ہے اور جہالت کو اپناتا ہے۔⁵⁴

خوشامد ایک موذی مرض ہے۔ اس کا شکار ہو کر انسان بہت سے نقصانات سے دوچار ہوتا ہے۔ دنیا کا ہر مذہب اور معاشرہ اپنے افراد کو خوشامد سے بچنے کی تاکید کرتا ہے۔ تورات میں بھی اس قسم کی تاکید ملتی ہے۔

"اے میرے بیٹے! اپنے باپ کی ہدایت پر کان لگا اور اپنی ماں کی تعلیم کو ترک نہ کر۔ وہ تیرے سر کی زینت بڑھانے کے لیے سہرا اور تیرے گلے کی زیبائش کے لیے ہار ہوں گے۔ اے میرے بیٹے! اگر گنہگار تھے پھسلائیں تو تو ان کی باتوں میں نہ آنا۔ اگر وہ کہیں ہمارے ساتھ چل، آہم کسی کا خون بہانے کے لیے تاک میں بیٹھیں اور کسی بے قصور کے لیے ناحق گھات لگائیں، آہم انہیں قبر کی مانند زندہ اور پاتال کی مانند سالم نگل جائیں گے۔ ہم ہر قسم کی قیمتی اشیاء حاصل کریں گے اور اپنے گھروں کو لوٹ کے مال سے بھر لیں گے۔ ہمارے ساتھ مل جا اور ہم سب کی ایک ہی تھیلی ہوگی۔ اے میرے بیٹے! تو ان کے ہمراہ نہ جانا، نہ ان کی راہ پر قدم رکھنا کیوں کہ ان کے پاؤں بدی کی طرف دوڑتے ہیں۔"⁵⁵

یہودیت میں علم کا حصول اس قدر اہم ہے کہ تورات نے حصول علم کے لیے غفلت برتنے والے کام چور کو کوڑے لگانے کا حکم دیا ہے۔⁵⁶ تعلیم و تربیت سے محروم بچہ جہالت و رسوائی کی راہ پر چل کر شریر لوگوں کا ساتھی بن جاتا ہے۔ جو ملک میں فساد برپا کر کے خاندان اور والدین کی رسوائی کا سبب بنتا ہے۔ تورات میں ہے۔

"تادیب کی چھڑی حکمت بخشی ہے لیکن جو بچہ تربیت سے محروم رہا وہ اپنی ماں کو رسوا کرتا ہے۔ جب شریر فروغ پاتے ہیں تو بدی بھی بڑھتی ہے لیکن راست بازان کا زوال دیکھیں گے۔ اپنے بیٹے کی تربیت کر اور وہ تجھے چین اور آرام دے گا۔ وہ تیری جان کو مسرور کرے گا۔"⁵⁷

روایتی طور پر شادی کے لیے لڑکی کی تلاش لڑکے کا باپ اپنے کسی ملازم کے ذریعے کرتا ہے۔ جیسا کہ ابراہیمؑ کی روایت ہے کہ انہوں نے اسحاقؑ کی شادی کے لیے اپنے ملازم کو بھیجا جو ربقہ کو تلاش کر کے لے آئے تھے۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ والد اپنے دولہا بیٹے کو کسی نام زد خاندان کی طرف بھیجتا تھا جو وہاں اپنے باپ کا پیغام پہنچاتا اور یوں نسبت طے ہو جاتی تھی۔ جیسے یعقوبؑ نے لیاہ اور راحیل سے شادی کی۔⁵⁸

حقوق والدین

جس طرح والدین پر اولاد کی تربیت اور کفالت کی ذمہ داری ہے اسی طرح اولاد پر بھی والدین کا ادب و احترام اور بڑھاپے میں ان کی خدمت کرنا فرض ہے۔

"تو اپنے ماں باپ کو عزت دے تاکہ تیری عمر اس زمین پر جو تیرا خدا تجھے دیتا ہے

دراز ہو۔" 59

یہودی خاندان میں والدین کا مقام و مرتبہ سب سے بلند ہے۔ اس لیے تمام مذاہب نے انہیں قدر و منزلت بخشی ہے۔ یہودیت میں والدین کی گستاخی کرنے والے کے لیے سزائے موت مقرر ہے۔⁶⁰ والدین کو قتل کرنے کے متعلق تورات میں حکم ہے کہ قاتل اولاد بھی قتل کر دی جائے۔⁶¹ تورات میں ہی ایک اور مقام پر اولاد کو اپنے والدین سے ڈرتے رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

"تم میں سے ہر ایک اپنی ماں اور اپنے باپ سے ڈرتا رہے اور میرے سبوتوں کو حفظ کرے۔" 62

انسان کو چاہیے کہ وہ احسان کرنے والوں کا احسان مند رہے۔ اس کے دنیا میں سب سے بڑھ کر احسان کرنے والے اس کے والدین ہی ہوتے ہیں۔ تورات میں ان کی فرماں برداری کرنے کا حکم اور ان کی تحقیر کرنے کی ممانعت ہے۔ نیز انہیں اپنے والدین کو خوش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔⁶³ ان کے دوست و احباب سے تعلق جوڑنے اور ان سے حسن سلوک اور صلہ رحمی کرنے کی تاکید ہے۔⁶⁴ والدین کے ساتھ دھوکا کرنے اور انہیں گھر سے بے دخل کرنے کو تورات نے خجالت و رسوائی کا نام دیا ہے۔ ان کی تحقیر اور نافرمانی کرنے والے کا انجام بہت خراب ہوتا ہے۔ دنیا میں ہی اسے فقر وفاقہ، برائی کا بدلہ برائی سے ملنا اور ذلت و پستی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور وہ حیوانوں کی خوراک بن جاتا ہے۔⁶⁵ تورات میں والدین کی نافرمانی کرنے والے کو سنگسار کر دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

"اگر کسی آدمی کا بیٹا گردن کش ہو جو اپنے باپ اور اپنی ماں کی آواز کو نہ سنے اور وہ ہر

چند اسے یہ کہیں۔ اور وہ ان پر کان نہ لگائے تب اس کا باپ اور اس کی ماں اسے

پکڑیں اور باہر لے جا کے اس شہر کے بزرگوں کے پاس اور اس جگہ کے دروازے پر

لائیں۔ اور وہ اُس کے شہر کے بزرگوں سے عرض کریں کہ یہ ہمارا بیٹا گردن کش اور

گمراہ ہے۔ یہ ہر گز ہماری بات نہیں مانتا۔ بڑا ہی کھاؤ اور متوالا ہے تو اس کے شہر کے

سب لوگ اُس پر پتھر اڑ کریں کہ وہ مر جائے تو شہر ارت کو اپنے درمیان سے یوں

دفع کیجیے۔ تاکہ سارا اسرائیل سنے اور ڈرے۔" 66

بہن اور بھائیوں کے حقوق

بہن بھائی اکثر ایک دوسرے کو بلانے یا متوجہ کرنے کے لئے پکارتے ہیں۔ ان کو پکارنے میں وہ ایک دوسرے کے مقام و مرتبہ کا خیال رکھتے ہیں۔ اسی مناسبت سے الفاظ اور القاب کا انتخاب کرتے ہیں۔ تورات بھی ایسی تعلیم دیتی ہے۔

"اپنے بھائیوں کے لیے میرے لوگو اور اپنی بہنوں کے لیے میری پیاریو کہا کرو۔" ⁶⁷

لفظ بغض دشمنی، عداوت، حسد اور جلن کے معنی میں مستعمل ہے۔ یہودیت میں بھائی سے بغض رکھنا منع ہے۔ کلام مقدس میں ہے۔

"اور تو اپنے دل میں اپنے بھائی سے بغض نہ رکھنا۔" ⁶⁸

جب بندہ کسی سے بدظن ہو جاتا ہے تو خواہ کتنا ہی نیکو کار کیوں نہ ہو بدگمانی کی رسی اسے بلندیوں سے کھینچ کر پستیوں میں دھکیل دیتی ہے۔ جوں ہی اس کے بھائی کو تکلیف پہنچتی ہے تو فوراً خوش ہو جاتا ہے۔ تورات میں اس سے منع کیا گیا ہے۔

"مصیبت کے دن اپنے بھائی کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھ، نہ یہوداہ کے لوگوں کی ہلاکت کے دن

خوشی منا، نہ ان کی مصیبت کے دن شیخی مار۔" ⁶⁹

تورات میں رنجیدہ بھائی کو منانے پر بہت زور دیا گیا ہے۔

"رنجیدہ بھائی کو منانا محکم شہر کو فتح کرنے سے زیادہ مشکل ہوتا ہے اور جھگڑے قلعہ کی سلاخوں کی مانند ہوتے ہیں۔" ⁷⁰

بیوہ اور یتیم کے حقوق

ویسے تو بیوہ کو خاندانی حقوق سے محروم رکھا گیا ہے۔ پھر بھی جو تھوڑے بہت حقوق اسے دیے گئے ہیں، انہیں پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تورات میں حکم ملتا ہے کہ:

"لعنت آدمی پر جو کسی پردیسی، یتیم یا بیوہ کو انصاف سے محروم رکھے اور سب لوگ آمین کہیں۔" ⁷¹

خاندان میں یتیموں کی املاک کا تحفظ

یتیموں کے اموال کے تحفظ کے متعلق تورات میں ہے کہ اگر یتیموں کا مال کوئی غصب کرے گا تو اس کا مدعی خود اللہ تعالیٰ ہو گا۔

"قدیم حد کے پتھر کو نہ ہٹانا، نہ یتیموں کے کھیتوں پر قبضہ کرنا، کیوں کہ اُن کا بچانے

والا زبردست ہے، وہ تیرے خلاف اُن کا مقدمہ لڑے گا۔" ⁷²

نقصانات پر ماتم

موجودہ تورات میں اہل خاندان کو نقصانات پر ماتم کرنے کا حکم ملتا ہے۔ کچھ آیات میں انہیں ماتم سیکھنے اور سکھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ تورات میں ہے۔

"اے عورتو! تم جو آسودہ ہو، اٹھو اور میری سنو۔ اے بے فکر بیٹیو! میری باتوں پر کان لگاؤ۔ سال بھر سے کچھ ہی زیادہ عرصہ میں تم جو مطمئن ہو، کانپ اٹھو گی؟ کیوں کہ نہ تو انگور کی فصل ہو گی اور نہ پیڑوں میں پھل لگیں گے۔ کانپو، اے آسودہ عورتو! تھر تھراؤ۔ اے بے پروا بیٹیو! اپنے کپڑے اتار دو اور اپنی کمر پر ٹاٹ باندھو۔ خوشنما کھیتوں اور پھل دار انگور کی بیلوں کے لیے اپنی چھاتیاں بیٹو اور میرے لوگوں کی سر زمین کے لیے بھی جس میں کثرت سے کانٹے اور جھاڑیاں آگی ہوئی ہیں۔ ہاں تمام عشرت کدوں کے لیے اور اس پر رونق شہر کے لیے ماتم کرو۔ محل چھوڑ دیا جائے گا۔ شور و غل والا شہر خالی ہو جائے گا۔ پہاڑی کا قلعہ اور پہرے کے مینار ہمیشہ کے لیے ویران ہو جائیں گے۔ اور وہ گور خروں کی آرام گاہیں اور گلوں کی چراگاہیں بن جائیں گے۔" ⁷³

وفات اور ماتم

یہودیت میں کسی بھی شخص کی وفات کے بعد اس پر عائد مذہبی ذمہ داریاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس شخص کی تجہیز و تکفین کی ذمہ داری اہل علاقہ پر ہوتی ہے جس کے لیے انہوں نے ایک انجمن قائم کی ہوتی ہے جسے "خیورہ کدیشا" یعنی "مقدس انجمن" کہا جاتا ہے۔ عصر حاضر میں تجہیز و تکفین کے لیے پیشہ ور لوگ بھی موجود ہوتے ہیں جبکہ پرانے وقتوں سے خیورہ کدیشا ہی یہ ذمہ داری ادا کرتی آئی ہے۔ یہودی یہ سمجھتے ہیں کہ مرنے والے کی روح فوری طور پر خدا کے حضور پیش ہو جاتی ہے لہذا ضروری ہے کہ جلد از جلد اس کے جسم کو بھی سپرد خاک کر دیا جائے۔ عام حالات میں یہ عمل چوبیس گھنٹوں کے اندر مکمل کر دیا جاتا ہے۔ خیورہ کدیشا کے لوگ میت کو غسل دیتے ہیں۔ غسل دینے کے بعد کفن میت ایک تابوت میں رکھ دی جاتی ہے۔ یہودیوں کے ہاں کفن سر کو ڈھکنے کے ایک کپڑے، قمیص، شلوار اور ایک بڑی شال پر مشتمل ہوتا ہے۔ عبرانی تورات سے کچھ خصوصی دعائیں پڑھنے کے بعد مردے کو دفن دیا جاتا ہے۔ ⁷⁴

متوفین پر ماتم

میت کے عزیز واقارب مندرجہ بالا رسومات میں شریک نہیں ہوتے۔ مرنے والا یا والی کسی کی ماں، باپ، بہن، بھائی، بیٹی، بیٹا، بیوی یا خاوند ہو تو اسے قریبی عزیز ہونے کی وجہ سے نوحہ گر کہا جاتا ہے۔ وہ خبر سنتے ہی کپڑے پھاڑ ڈالتے ہیں۔ یہ ماتم کا عملی اظہار ہوتا ہے۔ ماتم میں "قدیش" پڑھی جاتی ہے جو خدا کی حمد ہوتی ہے۔⁷⁵

حاصل کلام

یہودی خاندانی نظام ایک قدیم اور ممتاز تاریخی خاندانی نظام ہے جو یہودیوں کے لئے خصوصیات رکھتا ہے۔ اس

نظام میں

نسلیت کا اہم کردار ہوتا ہے۔ یہودیت کو مادری لائن کے ذریعے منتقل کیا جاتا ہے۔ یعنی اگر کسی شخص کی ماں یہودن ہوتی ہے تو وہ خود بھی یہودی تصنیف کیا جائے گا۔ عام طور پر یہودی خاندانی نظام میں افراد کی تعلیم، ترقی اور علمی دستاویزات کا اہم کردار ہوتا ہے۔ آدمی کو یہودی ماننے کے لئے عموماً دینی اور تاریخی سندوں کی تصدیق کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہودی خاندانی نظام میں روحانیت ایک اہم حیثیت رکھتی ہے۔ روحانی راہنما کو ربی کہا جاتا ہے۔ یہودی خاندانوں میں ان روحانی رہنماؤں کی اہمیت بہت زیادہ ہوتی ہے جو مذہبی فتاویٰ، تعلیمات اور نظام معاشرت جاری کرتے ہیں۔ یہودی خاندانی نظام میں خاندانی قوانین اور رسومات کا اہم کردار ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر شادی بیاہ کے قوانین اور رسومات، اطاعت والدین اور حقوق و فرائض، اولاد کے حقوق و فرائض، قانون وراثت، معاشرتی میل جول اور امن عامہ وغیرہ جیسے مسائل کا حل تورات میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔

اس کے برعکس یہودی خاندانی نظام میں قومیت کو ترجیح دی جاتی ہے۔ یہودی خاندانوں میں منتخب افراد یا گروہ ہوتے ہیں جس کی وجہ سے عدم انصاف پیدا ہوتا ہے۔ یہ نظام دیگر افراد کو نظر انداز کرتا ہے اور منتخب شدہ خاندانوں کو قابلیت اور تجربے کے بغیر اہم عہدوں اور ذمہ داریوں پر رکھتا ہے۔ یہودی خاندانی نظام میں خاندانوں کے درمیان تعلقات میں تنگ نظری پائی جاتی ہے۔ خاندان کے اندرونی رابطے معمولی افراد کے لئے غیر منصفانہ ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ تعلقات سیاسی، مالی اور دیگر مشاغل کو بھی متاثر کرتے ہیں جس کی وجہ سے دیگر افراد کو مساواتی حقوق سے محروم کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس خاندانی نظام میں خاندانوں کے اندرونی اختلافات بہت زیادہ پائے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے خاندانوں میں خلافتی، سیاسی اور مالی تنازعات عام ہوتے ہیں جو قومی اور سماجی تعاون کو متاثر کرتے ہیں۔

حواشی و حواله جات:

- 1- القرآن: 83:2
- 2- احبار 19:6-18
- 3- پیدائش: 28:3-4
- 4- پیدائش 2:24
- 5- Babylonian Talmud, Yebomoth 62b
- 6- یرمیاہ: 29:6
- 7- تکوین: 24:47-48
- 8- تکوین: 29:15-20
- 9- خروج 16:17-22
- 10- رشید احمد، تاریخ مذاہب، مستونگ: قلات پبلشرز (قلات ڈویژن)، 1964ء، ص: 325
- 11- پیدائش 4:19
- 12- پیدائش 21:1-10، پیدائش 25:1
- 13- سلاطین اول 11:3
- 14- خروج 22:16
- 15- استثناء 22:28-29
- 16- احبار 18:7
- 17- استثناء 22:30
- 18- استثناء 27:20
- 19- استثناء 27:22
- 20- احبار 18:09
- 21- احبار 18:10
- 22- استثناء 27:23
- 23- احبار 18:12
- 24- احبار 18:13
- 25- احبار 18:14
- 26- احبار 18:15
- 27- احبار 18:16

- 28- استثناء 25:5-9
- 29- احبار 18:17
- 30- احبار 18:18
- 31- استثناء 7:3-4
- 32- ملاکی 2:11
- 33- عزرا 10:10
- 34- عزرا 10:18-19
- 35- گنتی 36:5-12
- 36- ملاکی 2:14-16
- 37- احبار 21:7
- 38- احبار 21:13-15
- 39- یرمیاہ 3:1-5
- 40- یرمیاہ 3:6-10
- 41- پیدائش 2:24
- 42- ہوسیع 3:1-3
- 43- پیدائش 3:16
- 44- گنتی 30:6-8
- 45- امثال 14:1
- 46- امثال 31:13-19
- 47- پیدائش 19:10-14
- 48- استثناء 18:9-13
- 49- احبار 19:29
- 50- امثال 19:18
- 51- امثال 23:13-19
- 52- امثال 22:6
- 53- امثال 22:15
- 54- امثال 12:1
- 55- امثال 1:8-19

- 56- امثال 25:19-27
- 57- امثال 15:17-29
- 58- پیدائش 1:24-6، پیدائش 1:28-6
- 59- خروج 12:20
- 60- خروج 17:21
- 61- خروج 15:21
- 62- احبار 3:19
- 63- امثال 22:25-23
- 64- امثال 10:27
- 65- امثال 19:26-، امثال 17:30
- 66- استثناء 21-18:21
- 67- ہوسیع 1:2
- 68- احبار 17:19
- 69- عبدیہ 12:16
- 70- امثال 19:18
- 71- استثناء 19:27
- 72- امثال 11-10:23
- 73- یسعیاہ 14-9:32
- 74- زوہیب احمد، مطالعہ یہودیت، لاہور: فروغ زبان پبلشرز، 2021ء، ص: 166-167۔
- 75- زوہیب احمد، مطالعہ یہودیت، ص: 166-167۔